

تہذیب الشائے

سوال نمبر 1

زکوٰۃ کا لغوی معنی (نا)

زکوٰۃ کا معنی لغوی معنی پاک کا ہیں۔ جو انسان زکوٰۃ ادا کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا حلم کا مطابق نہ صرف اپنے مل کو پاک کر لیتا ہے۔ بلکہ اس کا ذریعہ اپنے دل کو بھی دولت کی بھوس سے پاک کر لیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنْ تَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضْعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ

شکورِ حلیم

ترجمہ: اگر تم اللہ کو قرضِ حسنہ دو گے تو وہ اسے تمہارے لیے نئی سولہ بڑھائے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ نہایت قہدان بڑا حلم والا ہے۔

حج کا لغوی معنی (۲۱)

حج کا لغوی معنی: زیارت کا ارادہ کرنا، حج کا اصطلاحی معنی ہے ایسی بدنی و مالی عبادت جو ہر صاحبِ حیثیت بالغ، عاقل، محنت مند مسلمانوں پر 8 ذوالحجہ سے 12 ذوالحجہ تک خاص آداب و شرائط سے سنتِ رسول کا مطابق بیت اللہ کی زیارت اور مقام مناسک پورا کرنے سے آراہو۔

(۳)

سونے اور چاندی کا لہاب

سونے اور چاندی کا لہاب حج ذیل ہے:

سونا :- ساڑھے سات تولے

چاندی :- ساڑھے باون تولے

تفصیلی سوال

سوال نمبر ۲

مصارف زکوٰۃ پر تفصیلی نوٹ لکھیں اور زکوٰۃ کے فائزے بیان کریں۔

مصارف زکوٰۃ

مصارف "مصرف" کی جمع ہے۔ جس کا معنی خرچ کرنا۔ کی جگہ ہے۔
مصارف زکوٰۃ سے مراد ایسے کام اور افراد ہیں جن کو زکوٰۃ دی جاتی ہے۔
اللہ تعالیٰ نے سورۃ توبہ کی آیت حج ذیل میں مصارف زکوٰۃ کا ذکر فرمایا ہے۔
ترجمہ: "زکوٰۃ تو صرف غریبوں، محتاجوں اور کارکنوں کا حق ہے جو اس پر مقرر ہیں اور ان کا یہ جس کی دل جوئی مقصود ہے اور گردنوں کو پھڑانے میں اور قرض داروں کے قرض داروں کا قرض ادا کرنے میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں کی امداد میں یہ صرف فرض ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑا ہی علیم اور حکیم (جانشین والا اور حکمت والا) ہے۔"

مصارف زکوٰۃ کی تفصیل:

نقرا: فقرا سے مدد و کمک جو محتاج ہوں اور اپنی روزی نہ کما سکتے ہوں اور ان پر دوسرے مسلمانوں سے سوال کرنے کی نوبت آجائے۔

حاصل ہونے والے: اس سے مراد ایسے فرد ہیں جو معذور ہوں یا نہایت غریب
ہوں۔

حاصلین زکوٰۃ: حاصلین زکوٰۃ سے مراد ایسے لوگ اور ادارے ہیں جو زکوٰۃ
کو جمع کرتے ہیں اور مستحق افراد تک پہنچانے کا انتظام کرتے ہیں۔
ان کی بنیادیں زکوٰۃ کی رقم سے ادا کی جاتی ہیں۔

مولفۃ القلوب: مولفۃ القلوب سے مراد یہ ہے ایسے نو مسلم افراد، جن
کو اسلام پر ثابت قدم رکھنے اور ان کی دل جوئی کا لیے مالی امداد دی جائے۔

غارمین: ایسے لوگ جو معاشی اور معاشرتی مجبوری کی وجہ سے
مقروض ہو جائیں اور قرض ادا نہ کر سکتے ہوں ان کو زکوٰۃ دی جائے
تاکہ وہ اپنا قرض اتار سکیں۔

رقاب: کسی جنگی قیدی یا غلام یا بے گناہ جیل میں بند شخص
کو رہائی یا آزادی دلانے کا لیے زکوٰۃ کی رقم دی جاسکتی ہے۔

فی سبیل اللہ: ایسے افراد جو اللہ کی راہ میں جہاد اور اسلام کی تبلیغ کا
یہ لگتے ہیں اور ان کی ضرورت کو پورا کرنے کا یہ زکوٰۃ کی رقم خرچ
کی جاسکتی ہے۔

ابن سبیل (مسافر): ایسا مسافر جو حالت سفر میں محتاج ہو جائے
خواہ وہ گھر میں خوش حال ہی کیوں نہ ہو۔ سفر کے اخراجات کا مطابق
زکوٰۃ کی رقم اس مسافر کو دی جاسکتی ہے۔

”مندرجہ بالا آٹھ مصارف زکوٰۃ کے علاوہ کسی اور کو زکوٰۃ
کی رقم نہیں دی جاسکتی۔“

زکوٰۃ کے فوائد

معاشی فوائد

گردش دولت :- زکوٰۃ کی وجہ سے دولت چند ہاتھوں میں جمع نہیں رہتی ہے۔ بلکہ امراء سے غرباء کی طرف لوٹتی ہے۔ اسی طرح سے گردش دولت کا عمل جاری رہتا ہے اور غرباء کی مالی امداد بھی ہوتی رہتی ہے اور اسی طرح معیشت مضبوط اور مستحکم ہوتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: ”تاکہ ایسا نہ ہو دولت تمہارے دولت مندوں کے خلاف سمٹ کر رہ جائے“

اقتصادی توازن :- زکوٰۃ کی وجہ سے ملک میں اقتصادی توازن برقرار رہتا ہے۔ اس لیے زکوٰۃ کی وجہ سے دولت کی گردش ممکن ہوتی ہے۔ اور دولت امراء سے غریبوں کی طرف لوٹتی ہے اور معاشے میں ایک توازن اور خوش حالی آتی ہے۔ یہی تقسیم دولت کا فائدہ ہے کہ دولت کا فائدہ ہے کہ دولت کی گردش ہوگی رہے اور غرباء کو ان کا حق ملتا رہے۔

مستحکم معیشت کا حل :- زکوٰۃ کا باعث ملک میں اقتصادی توازن اور مستحکم معیشت مضبوط ہوتی ہے۔ اس کی مثال حضرت عمر بن عبدالعزیز کا عہد میں ملتی ہے کہ ان کا عہد میں خوش حالی اتنی ہو گئی تھی کہ بیت زیادہ تلاش کرنے کے باوجود بھی کوئی شخص زکوٰۃ لینے والا نظر نہ آتا تھا یہاں تک کہ زکوٰۃ بیت اطلال میں جمع کروائی جاتی تھی۔

اشتراکیت اور سرمایہ دارانہ نظام کا علاج

سرمایہ دارانہ نظام کا خاتمہ اسے اشتراکی نظام کی داغ بیل ڈالی گئی اور اس طرح اشتراکی نظام کو مروج ملنا شروع ہوا۔ سرمایہ دارانہ نظام میں امیر، امیر سے امیر تر اور غریب سے غریب تر ہوتا چلا جاتا ہے

معاشرتی فوائد

امراء و غریبا میں باہمی محبت:

زکوٰۃ کو غریبا میں تقسیم کیا جاتا ہے تو امراء اور غریبا میں محبت پیدا ہوتی ہے اور نفرت کا خاتمہ ہوتا ہے کیوں کہ جب امراء اپنے ہاتھوں سے اپنے غریب بھائیوں کو زکوٰۃ دیں گے تو ان دونوں میں الفت پیدا ہوگی ہے اور معاشرتی زندگی پر مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔

سماجی برائیوں کا خاتمہ

غریب کی وجہ سے گور جرائم کرتے اور مفلسی کا ڈر سے خود کشی کرتے اور بہت سی برائیاں کرتے ہیں۔ زکوٰۃ کی وجہ سے ان سب سماجی برائیوں مثلاً چوری، ڈاکہ و غیرہ پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ فتنہ و فساد کا خاتمہ ہے۔

حرص کا خاتمہ:

زکوٰۃ دینے سے حرص و الچ اور بوس و ہوا کا تمام بت پاش پاش ہو جاتا ہے اور انسان کا اندر سخاوت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور اس طرح معاشرے میں حرص اور طمع کا خاتمہ ہو جاتا ہے

جذبہ ایثار و قربانی کو فروغ:

زکوٰۃ کی ادائیگی سے معاشرے میں خیر خواہی قربانی اور جذبہ ایثار جسے اوصاف پیدا ہوتے ہیں اور معاشرہ معاشرتی اور معاشی طور پر ترقی کرتا ہوا نظر آتا ہے۔